Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ | فون: ۴۴۹ | ایڈیٹر: نسیم سیفی

جلد ۴۲/۷۷ | جمعرات ۷، رمضان المبارک ۱۴۱۲ھ - ۱۲ امان ۱۳۷۱ہش - ۱۲ مارچ ۱۹۹۲ء | نمبر ۶۱

حضرت سیّدہ بیگم صاحبہ کیلئے خصوصی دعاؤں کی تحریک

حضرت سیّدہ آصفہ بیگم صاحبہ حرم محترم سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں احباب کرام اپنی دردمندانہ دعاؤں کا سلسلہ جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضرت سیّدہ موصوفہ کو اعجازی رنگ میں شفا عطا کرے اور بیماری کے ہر بُرے اثر سے محفوظ رکھے۔ اے خدا تو ایسا ہی کر۔

احمدی احباب کی تربیت کے لئے

ارشادات حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ

"گناہوں سے توبہ کرنے والا ایسا ہوتا ہے کہ گویا اس نے کوئی گناہ نہیں کیا۔ یعنی توبہ سے پہلے کے گناہ اس کے معاف ہو جاتے ہیں۔ اس وقت سے پہلے جو کچھ بھی اس کے حالات تھے اور جو بے جا حرکات اور بے اعتدالیاں اس کے چال چلن میں پائی جاتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اُن کو معاف کر دیتا ہے اور اللہ تعالیٰ ساتھ ایک عہد صُلح باندھا جاتا ہے اور نیا حساب شروع ہوتا ہے۔ پس اگر اس نے خدا تعالیٰ کے حضور سچّے دل سے توبہ کی ہے تو اسے چاہیئے کہ اب اپنے گناہوں کا نیا حساب نہ ڈالے اور پھر اپنے آپ کو گناہ کی ناپاکی سے آلودہ نہ کرے بلکہ ہمیشہ استغفار اور دُعاؤں کے ساتھ اپنی طہارت اور صفائی کی طرف متوجّہ رہے اور خدا تعالیٰ کو راضی اور خوش کرنے کی فکر میں لگا رہے اور اپنی اس زندگی کے حالات پر نادم اور شرمسار رہے جو توبہ کے زمانہ سے پہلے گذری ہے۔

انسان کی عمر کے کئی حصّے ہوتے ہیں اور ہر ایک حصّہ میں کئی قسم کے گناہ ہوتے ہیں مثلاً ایک حصّہ جوانی کا ہوتا ہے جس میں اس کے حسبِ حال جذباتِ کسل و غفلت ہوتی ہے۔ پھر دوسری عمر کا ایک حصّہ ہوتا ہے۔ جس میں دغا فریب۔ ریاکاری اور مختلف قسم کے گناہ ہوتے ہیں غرض عمر کا ہر ایک حصّہ اپنی طرز کے گناہ رکھتا ہے۔

پس یہ خدا تعالیٰ کا فضل ہے کہ اس نے توبہ کا دروازہ کھُلا رکھا ہے۔ اور وہ توبہ کرنے والے کے گناہ بخش دیتا ہے اور توبہ کے ذریعہ انسان پھر اپنے ربّ سے صُلح کر سکتا ہے۔"

(ملفوظات جلد سوم صہ ۴۳۲-۴۳۳)

خصوصی درخواست دعا

مکرم نوابزادہ فرخ احمد خان صاحب اطلاع دیتے ہیں کہ ان کے والد محترم میاں عباس خان صاحب عرصہ ۱۰-۱۲ دن سے دل کے عارضہ کی وجہ سے علیل ہیں۔ ہسپتال سے گھر آ گئے ہیں۔ لیکن ڈاکٹروں نے ابھی مزید ۱۵ دن کے لئے آرام کرنے کی ہدایت کی ہے۔ محترم میاں صاحب کو شوگر کی بھی تکلیف ہے۔ احباب سے درخواست ہے کہ محترم میاں عباس احمد خان صاحب کی جلد اور کامل شفایابی کیلئے خصوصی دعائیں کریں۔

درخواست دعا

عزیز افتخار اللہ سیال ابن مکرم سمیع اللہ صاحب سیال وکیل الدیوان تحریک جدید کا اپنڈیکس کا آپریشن مورخہ ۸ مارچ ۱۹۹۲ء کو فضل عمر ہسپتال ربوہ میں ہوا ہے۔ جو بفضلِ تعالیٰ کامیاب رہا۔

احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیز کو کامل صحت عطاء فرمائے۔

اسیران راہ مولا

ماہ رمضان کے مقدس مہینہ میں اسیرانِ راہِ مولا کو اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ خدا کرے کہ یہ رمضان ان کی اسیری کا آخری رمضان ہو۔

رمضان میں لقائے باری تعالیٰ کیلئے خصوصی دُعائیں کریں

اقتباس از خطبہ فرمودہ سیّدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرّابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"آپ لقائے باری تعالیٰ کی تیاری کریں۔ اسی طرح تفصیل سے اس مضمون کو سمجھنے کے بعد کچھ نہ کچھ ضرور شروع کر دیں اور آج کے بعد جب رمضان ختم ہو تو دیکھیں کہ آپ نے کتنا خدا کی ذات میں سفر کیا ہے۔ وہی سفر سفر ہوگا۔ جو رمضان کے بعد بھی جاری رہے گا وہ سفر جہاں آپ پھسل کر واپس آ جائیں وہ سفر سفر نہیں ہے یہ ممکن ہے کہ کوششوں میں انسان پھسلتا رہے لیکن جب ایک مقام کو حاصل کر لیتا ہے تو پھر اس کے بعد پھسلنا نہیں ہونا چاہیئے۔ ہم نے کئی دفعہ بچپن میں ایسے POLES پر چڑھنے کی کوشش کی جس میں انسان پھسل جاتا ہے۔ بعض درختوں پر انسان چڑھنے کی کوشش کرتا ہے اور پھسل جاتا ہے۔ کیڑیاں بھی دیواروں پر چڑھتی ہیں اور پھسل جاتی ہیں لیکن اگر انسان عزم جاری رکھے تو بار بار پھسلنے کے باوجود پھر ایک موقع ایسا نصیب ہوتا ہے جب انسان اس چوٹی کو پا لیتا ہے جس کی طرف وہ حرکت کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ جب اس درخت پر چڑھ کر اس چوٹی پر بیٹھتا ہے تو پھر کوئی پھسلنا نہیں ہے۔ پھر اپنی مرضی سے نیچے اترے تو اترے۔ ایک اور ہی لُطف اس وقت فتح کا محسوس ہو رہا ہوتا ہے کہ ماں اب میں مقامِ محفوظ پر پہنچ گیا ہوں۔ پس اس لقاء کو جو اس رمضان کے دوران حاصل ہو، اس

باقی صہ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقامِ اشاعت: دار النصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۲۔ امان ۱۳۷۱ ہش ۱۲۔ مارچ ۱۹۹۲ء

یہ چند روزہ دنیا

تکلیف تو بہر حال تکلیف ہی ہوتی ہے۔ چھوٹی ہو یا بڑی۔ انسان دکھ محسوس کرتا ہے۔ اور چاہتا ہے کہ جلد اس سے چھٹکارا لے۔ ہر ممکن کوشش کر کے اپنے آپ کو تکلیف سے بچائے بھی رکھنا چاہتا ہے اور تکلیف آ ہی جائے تو اسے دور بھی کرنا چاہتا ہے۔ البتہ تکلیف کے سلسلہ میں اسے یہ احساس ضرور ہوتا ہے کہ اگر جلد دور ہو سکنے والی ہے تو یہ بات اسے حوصلہ دیتی ہے کہ آئی ہے تو جلد چلی بھی جائے گی۔ اگر زیادہ دیر رہنے والی ہے تو بعض اوقات انسان حوصلہ ہار بھی بیٹھتا ہے۔

یہ بھی دیکھا گیا ہے کہ بڑی سے بڑی تکلیف بھی اگر جلد گذر جانے والی ہو تو انسان اس کے لئے تیار ہو جاتا ہے اور اس کے مقابلہ پر چھوٹی سے چھوٹی تکلیف بھی اگر لمبا عرصہ چلنے کا امکان ہو تو گھبرا جاتا ہے۔ دراصل یہ سب کچھ انسانی احساسات پر منحصر ہے۔ وہ کس طرح کس بات کو محسوس کرتا ہے۔ یہ برداشت کے لئے بہت بڑا عنصر ہے۔ اور بے سوچے سمجھے بھی یہی بات اس کے پیش نظر ہوتی ہے۔ اور یہی بات اس کے دکھ اور آرام کی شکل میں اس کے سامنے آتی ہے۔ اگر انسان یہ محسوس کر لے کہ یہ دنیا جس میں وہ زندگی بسر کر رہا ہے عارضی ہے۔ اور یہاں اس کا قیام ایک ختم ہو جانے والا عرصہ ہے۔ جبکہ دوسری دنیا ہمیشہ رہنے والی دنیا ہے۔ تو وہ یہاں کی بڑی سے بڑی تکلیف بھی خوشی کے ساتھ قبول کر لے گا۔ اور اگلی دنیا کی چھوٹی سے چھوٹی تکلیف سے بھی اپنے آپ کو محفوظ رکھنے کی کوشش کرے گا۔ لیکن ہوتا یہ ہے کہ وہ سمجھتا ہے کہ یہاں تو شائد ہمیشہ رہنا ہے۔ اور اگلی دنیا پتہ نہیں۔ ہے بھی یا نہیں۔ اسلئے یہاں عیش و آرام کا طالب رہتا ہے۔ اور اگلی دنیا کو ذہن سے نکال دیتا ہے:

حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (اللہ تعالیٰ ہمیشہ آپ پر سلامتی نازل فرماتا رہے) فرماتے ہیں:

"یہ چند روزہ دنیا تو ہر حال میں گذر جاوے گی۔ خواہ تنگی میں گذرے خواہ فراخی میں۔ مگر آخرت کا معاملہ بڑا سخت معاملہ ہے۔ وہ ہمیشہ کا مقام ہے اور اس کا انقطاع نہیں ہے۔ پس اگر اس مقام میں وہ اسی حالت میں گیا کہ خدا تعالیٰ سے اس نے صفائی کر لی تھی اور اللہ تعالیٰ کا خوف اس کے دل پر مستولی تھا اور وہ معصیت سے توبہ کر کے ہر ایک گناہ سے جسے اللہ تعالیٰ نے گناہ کر کے پکارا ہے بچتا رہا تو اللہ تعالیٰ کا فضل اس کی دستگیری کرے گا۔"

خدا کرے کہ ہم ایسی ہی زندگی بسر کریں جس کے نتیجہ میں اللہ تعالےٰ کا فضل ہماری دستگیری کرے۔

روز بدلتے ہیں حالات
روز بدلتی ہے تقدیر
ہاتھ مجھے بتلائے کیا
کب بدلی ہے کوئی لکیر

ابو الاقبال

نسخۂ بقاء

اس دورِ کج ادا سے تو حُسنِ ادا نہ مانگ
وقتِ جفا سرشت سے جنسِ وفا نہ مانگ

پامال ہر نہال ہے بادِ سموم سے
فصلِ خزاں سے نگہتِ بادِ صبا نہ مانگ

ایسا نہ ہو بنیں یہ خدائی کے مدعی
کچھ مدعا بتوں سے تو بہرِ خدا نہ مانگ

خونِ دل و جگر سے کر، تزئینِ ارضِ پاک
غیروں کے ہاں سے سرخیٔ رنگِ حنا نہ مانگ

کرتے ہیں گرچہ لوگ مداوائے دردِ دل
توہینِ عاشقی ہے تو اس کی دوا نہ مانگ

دیتا ہے مانگنے پہ وہ لیکن تو اے گدا
دستِ کرم کو تھام لے خالی عطا نہ مانگ

اپنی بقا نذیرؔ مقامِ فنا میں ہے
سہوِ سکندری نہ کر آبِ بقا نہ مانگ

راجہ نذیر احمد ظفرؔ

حضور انور کے منظور کردہ منصوبہ "کفالت یکصد یتامیٰ" کے بارے میں ضروری اعلان

جو دوست یتامیٰ کی خبر گیری اور کفالت کے خواہش مند ہوں وہ ایک یتیم کی کفالت کے جملہ اخراجات ادا کر کے اس بابرکت تحریک میں شامل ہو سکتے ہیں۔ مستحق یتیم بچوں پر عمر اور تعلیم کی ضروریات کے لحاظ سے تین صد روپے ماہوار سے سات صد روپے تک ماہوار خرچ کا اندازہ ہے۔ آپ اپنی خواہش اور مالی وسعت کے لحاظ سے جو رقم بھی باقاعدہ ماہوار مقرر کرنا چاہیں کمیٹی کو اس کی اطلاع کر دیں۔ اس غرض کے لئے اپنی رقوم امانت "کفالت یکصد یتامیٰ" خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں براہِ راست یا مقامی انتظامِ جماعت کی وساطت سے جمع کروانا شروع کر دیں۔ اگر رقم مقامی جماعت میں ادا کریں تو اس کی اطلاع ذیل کے پتہ پر بھی بھجوا دیں۔

نیز احباب جماعت کی آگاہی کے لئے یہ بھی اعلان کیا جاتا ہے کہ حضور انور نے ایسے احباب کو بھی ادائیگی کی اجازت عطا فرمائی ہے جو کہ کوئی رقم مقرر کئے بغیر کچھ نہ کچھ اس "مد" کفالت یکصد یتامیٰ" میں مقامی انتظام جماعت کے ذریعہ حسبِ منشا جمع کروانا چاہتے ہیں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت میر محمد اسحاق صاحب

ہستئ باری تعالیٰ

اس کے بعد میں وہ اعتراض لکھتا ہوں۔ جو ہستی باری تعالیٰ کے عقیدہ پر عام طور پر دہریوں کی طرف سے کئے جاتے ہیں اور ساتھ ہی ان کے جوابات بھی۔

اعتراض اوّل

چونکہ خدا نظر نہیں آتا۔ اس لئے معلوم ہوا کہ اس کا وجود وہم ہی وہم ہے۔ ورنہ اگر واقعہ میں کوئی وجود ہوتا تو ہمیں نظر آتا۔

پہلا جواب ۔ دُنیا میں بہت سی ایسی چیزیں ہیں۔ جو نظر نہیں آتیں اور پھر بھی وہ موجود ہیں۔ جیسے ہوا۔ روح اور زمانہ اور دہریہ بھی ان چیزوں کے وجود کے اقراری ہیں۔

دوسرا جواب ۔ اگر خدا لوگوں کو نظر بھی آیا کرتا۔ تب بھی اس کو ہر شخص تسلیم نہ کرتا۔ مثلاً جو لوگ آنکھوں سے بے بہرہ ہیں اور اندھے ہیں۔ وہ کس طرح خدا کو مانتے؟ ہم دہریوں سے پوچھتے ہیں کہ اگر تمہارے مقرر کردہ معیار کے مطابق خدا ان ظاہری آنکھوں سے لوگوں کو نظر آیا کرتا تو جو اندھے ہیں وہ نہ دیکھ سکتے اور اس پر وہ تم سے سوال کرتے کہ چونکہ ہمیں خدا نظر نہیں آتا۔ اس لئے اسے نہیں مانتے تو بتاؤ۔ تم اندھوں کو کیا جواب دیتے۔ یقیناً تم انہیں یہی کہتے کہ گو خدا تمہیں نظر نہیں آتا۔ لیکن وہ ضرور موجود ہے۔ کیونکہ ہم خدا کے افعال اور ان کے نتائج سے اس کا وجود ثابت کرتے ہیں۔ پس یہی جواب ہم دہریوں کو دیتے ہیں کہ تمہیں وہ نظر نہیں آتا۔ لیکن تب بھی وہ موجود ہے اس کے افعال اور ان کے نتائج سے اس کا وجود ثابت ہوتا ہے غرضیکہ اگر دہریوں کے اصول کے مطابق خدا ان ظاہری آنکھوں سے نظر بھی آیا کرتا۔ تب بھی سب مخلوق اسے تسلیم نہ کرتی۔ کیونکہ اندھے نابینا اور موتیا بند والے طرح طرح کے امراض چشم میں گرفتار اسے دیکھ نہ سکتے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ آنکھوں سے نظر آنا ایک ایسا امر نہیں جس سے ساری دُنیا کی تشفی ہو سکتی۔

جواب سوئم ۔ اگر وہ ان آنکھوں سے نظر آجاوے اور سب لوگ اس جاہ و جلال والی ہستی کا مشاہدہ کر لیں تو پھر دین کا کارخانہ ہی باطل ہو جاوے اور ایمان بالغیب پر جو ثواب مقرر ہیں۔ وہ ضائع ہو جاویں ہمیشہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ان آنکھوں سے وہی چیز نظر آتی ہے جو کسی خاص سمت پر واقع ہو اور محدود ہو۔ خدا تعالیٰ کی ہستی تو سمتوں سے پاک ہے۔ کیونکہ سمتیں اور جگہیں تو اس کی مخلوق ہیں اور یہ کس طرح ہو سکتا ہے۔ مخلوق اپنے خالق کا احاطہ کر لے۔ سو چونکہ خدا سمتوں کا بھی خالق ہے اس لئے وہ سمتوں سے بھی پاک ہے اور جب وہ سمتوں سے پاک ہوا۔ تو آنکھ اسے دیکھ نہیں سکتی۔ کیونکہ آنکھ تو اسے ہی دیکھ سکتی ہے جو کسی خاص سمت میں ہو۔ علاوہ ازیں جب اس کو آنکھ نے دیکھا اور اس کا احاطہ کیا تو وہ محدود ثابت ہوا اور محدود ہونا ایک نقص ہے اور خدا نقصوں سے پاک ہے۔ اس لئے بھی ناممکن ہے کہ وہ ان آنکھوں سے نظر آوے۔ (سچ ہے نظریں اس تک نہیں پہنچتیں لیکن وہ نظروں تک پہنچتا ہے)

اعتراض دوئم

اگر خدا کا کوئی وجود ہے اور واقعہ میں ایک ایسی ہستی ہے۔ جو ہماری خالق اور رازق ہے اور اسی نے نبیوں کو الہام سے اپنے قوانین اور شریعتوں سے اطلاع دی تو چاہیئے تھا کہ مذاہب میں اختلاف نہ ہوتا۔ بلکہ سب مذہب آپس میں متفق ہوتے۔ کیونکہ ان کے اتارنے والا ایک مانا جاتا ہے۔ لیکن چونکہ مذاہب میں. بجائے اتفاق کے اختلاف ہے۔ اس لئے معلوم ہوا کہ الہام وغیرہ وہم ہے اور خدا کا واقعہ میں کوئی وجود نہیں۔

جواب اوّل ۔ مذاہب میں اختلاف ہونے کی وجہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ ان کا بھیجنے والا کوئی نہیں۔ کیونکہ مذہب اور شریعت لوگوں کے لئے بطور نسخے کے ہوتے ہیں۔ جس طرح ایک ہی طبیب مختلف بیماریوں کی حالت کے مطابق مختلف نسخے تجویز کرتا ہے۔ اسی طرح خدا تعالےٰ تو ایک ہی ہے۔ لیکن لوگوں کی حالتیں مختلف ہیں۔ اس لئے ان کے لئے نسخے بھی مختلف تجویز کئے گئے۔ مثلاً بنی اسرائیل ایک وقت فرعون اور اس کی قوم کی حکومت کے ماتحت ان کے ظلموں کی وجہ سے ایسے بے غیرت ہو گئے تھے کہ ان میں غیرت اور خودداری اور عزت کا نام بھی باقی نہیں رہا تھا اور کسی سے بدلہ لینے کی ان میں ہمت نہ تھی۔ اس وقت خدا نے ایک نسخہ بھیجا۔ اس میں درج تھا کہ تم ہر شرارت کا انتقام لو۔ کان کے بدلے کان۔ ناک کے بدلے ناک آنکھ کے بدلے آنکھ۔ غرض اس طرح پُر زور تحریکوں سے اُن میں جوش انتقام پیدا کیا۔ پھر جب ۱۴ سو برس کا لمبا عرصہ گذر گیا۔ اور حضرت عیسےٰؑ کا وقت آیا۔ اس وقت یہودی نہایت انتقام گیر اور کینہ توز ہو گئے تھے۔ اس لئے ان کے لئے جو نسخہ آیا اس میں درج تھا کہ اگر کوئی شخص تیرے داہنے گال پر تھپڑ مارے تو بایاں گال بھی اس کے آگے کر دے۔ اس کے بعد جب ایسے وسائل پیدا ہونے لگے۔ اور وہ زمانہ آگیا کہ دنیا کے لوگ دور دراز ملکوں سے آپس میں ملنے لگے۔ تب ایک مکمل نسخہ آیا۔ جس کی موجودگی میں کسی اور نسخہ کی ضرورت نہ رہی۔ ہمیں نسخہ لکھنے والے حکیم مطلق نے لکھا کہ انتقام کے موقعہ پر انتقام لو اور جہاں عفو کا موقعہ ہو وہاں عفو سے کام لو۔ غرض مذاہب میں اختلاف سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ وہ ایک سرچشمہ سے نہیں نکلے بلکہ یہ ثابت ہوتا ہے کہ لوگوں کی طبیعتوں اور حالتوں میں اختلاف ہے تبھی طبیب نے مختلف مریضوں کے لئے مختلف نسخے تجویز کئے۔ ایک طبیب کے پاس ایک ایسا شخص آئے جسے قبض کی شکایت ہو گی تو وہ طبیب نسخہ میں ایسی دوائیاں تجویز کرے گا کہ جو قبض کشا ہوں۔ اس کے بعد جب اسہال کا مریض آوے گا تب وہی طبیب نسخہ میں ایسی دوائیاں تجویز کرے گا۔ جو قبض پیدا کرنے والی ہوں گی۔ کیا ان دو مختلف نسخوں کو دیکھ کر کوئی دہریہ کہے گا۔ کہ ان کا لکھنے والا ایک نہیں ہو سکتا۔ ہرگز نہیں۔ بلکہ وہ کہے گا کہ لکھنے والا تو ایک ہی ہے لیکن مریض دو ہیں۔ اسی طرح ہم بھی کہتے ہیں۔ بھیجنے والا ایک ہی ہے لیکن نسخوں میں اختلاف اس لئے ہے کہ قوموں کی حالتیں مختلف ہیں۔ اگر غور سے دیکھا جاوے اور چھان بین کی جاوے۔ تو دنیا میں جس قدر مذاہب ہیں۔ اصل میں وہ سب متفق ہیں اور سب ایک اصول پر مجتمع ہیں اور جو اختلاف ہم کو نظر آتا ہے۔ وہ بعد میں آنے والوں کی ملاوٹ اور تحریف کا نتیجہ ہے۔ حضرت موسیٰؑ بھی توحید لے کر آئے۔ اور حضرت عیسےٰؑ بھی خدا منوانے کے لئے دنیا میں تشریف فرما ہوئے۔ یہ صرف پچھلوں کی مہربانی تھی کہ تثلیث اور کفارہ اور الوہیت کا عقیدہ بنا لیا ورنہ نص انجیل سے یہ باتیں ثابت نہیں ہوتیں۔ ان کے بعد اسلام آیا وہ دونوں مذہبوں کا مصدق بن کر آیا۔ غرض تمام مذہب آپس میں متفق ہیں اور اصول کے لحاظ سے بالکل ایک ہیں۔ ہاں اگر فروع میں کہیں کہیں کوئی فرق نظر آتا ہے۔ تو وہ قوموں کی حالتوں کی وجہ سے ہے۔

اعتراض سوئم

اگر کوئی خدا ہوتا تو دنیا میں یہ تفرقہ نہ ہوتا۔ کہ کوئی غریب ہے اور کوئی امیر، کوئی مریض ہے اور کوئی تندرست کوئی کمزور اور کوئی طاقتور۔

جواب اوّل ۔ یہ اعتراض تو ایسا ہے۔ جیسا کہ یہ کہا جائے کہ ہندوستان کا کوئی حاکم نہیں۔ کیونکہ یہاں تفرقہ ہے۔ کوئی ڈپٹی کمشنر ہے۔ کوئی لفٹنٹ گورنر۔ اور کوئی گورنر۔ کیا یہ استدلال کسی صحیح العقل انسان کی طرف سے ہو سکتا ہے۔ ہرگز نہیں۔

جواب دوئم ۔ اصل میں تفرقہ کے بانی چند آدمی ہی ہیں۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ نے سورج۔ چاند۔ ہوا۔ پانی وغیرہ تمام چیزیں جن پر زندگی کا مدار ہے۔ سب کو یکساں طور پر دی ہیں اور پھر ترقی کرنے کے اصول اور قوانین مقرر کر دئیے ہیں۔ ایک شخص ان قانونوں پر عمل کرتا ہے۔ وہ ترقی کر جاتا ہے۔ دوسرا شخص غفلت سے کام لیتا ہے۔ وہ ان قواعد پر عمل پیرا نہیں ہوتا اور اس طور پر ترقی سے محروم رہ جاتا ہے اس کی ایسی ہی مثال ہے۔ جیسا کہ گورنمنٹ نے سکول اور کالج کھولے ہوئے ہیں اور عام اجازت دی ہوئی ہے کہ جو شخص چاہے۔ وہ ان میں داخل ہو جائے۔ اب ایک شخص اپنے بیٹے کو مدرسہ میں داخل کراتا ہے اور تعلیم وغیرہ کی نگرانی کرتا ہے۔ اس بات کا نتیجہ یہ نکلتا ہے کہ اس کا لڑکا ایک مدت مقررہ کے بعد ایم۔ اے ہو جاتا

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ہے۔ لیکن ایک دوسرا شخص باوجود گورنمنٹ کے اعلان کے سستی کرتا ہے اور اپنے لڑکے کو سکول میں داخل نہیں کراتا اور آوارہ پھرنے دیتا ہے۔ اس کا یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ اس کے پڑھنے کی عمر گذر جائے گی اور وہ ایم۔ اے نہ ہو سکے گا۔ اب ان دونوں شخصوں کی حالتوں میں تفرقہ ہے۔ لیکن اس تفرقہ سے یہ ثابت نہیں ہوتا۔ کہ گورنمنٹ کا کوئی قصور ہے۔ بلکہ سراسر قصور اس دوسرے غفلت کرنے والے شخص کا ہے۔

اسی طرح اگر دنیا میں لوگوں کی حالتوں میں تفرقہ ہے۔ تو اس کے یہ معنے نہیں کہ کوئی ایک خالق نہیں۔ یا یہ کہ وہ بخیل اور ظالم ہے۔ بلکہ اس تفرقہ کے ذمہ دار سراسر انسان ہیں۔

تیسرا جواب دنیا میں ہم دیکھتے ہیں کہ ایک افسر کے ماتحت مختلف ملازم ہوتے ہیں۔ پھر کچھ ان میں سے اعلیٰ کچھ ادنیٰ۔ پھر کوئی کسی کام پر اور کوئی کسی کام پر۔ اگر ایک باورچی خانہ کا داروغہ ہے۔ تو دوسرا باغ کا مالی اسی طرح اس کے اصطبل میں مختلف جانور ہوں گے۔ ایک دس ہزار کا گھوڑا تو ایک دس بیس روپیہ کا گھاس لادنے والا گدھا۔ لیکن باوجود ان مختلف حیثیتوں کے اور باوجود ایسے بیّن تفرقہ کے پھر ان کا مالک ایک ہی ہے۔ اسی طرح اگر مخلوقات میں تفرقہ ہو تو خالق اور مالک کے ایک ہونے میں کوئی کلام نہیں ہو سکتا۔ پھر دیکھو ایک ہی درخت ہے اس میں مختلف چیزیں ہیں۔ پتے ہیں۔ پھول ہیں۔ پھل ہیں شاخیں ہیں۔ ڈالیاں ہیں۔ لکڑی ہے لیکن باوجود ان تفرقوں کے وہ درخت ایک ہی ہے۔

اعتراض چہارم

جو لوگ خدا کے وجود کا اقرار کرتے ہیں وہ بھی گناہ کرتے ہیں اور بہت سے ایسے لوگ جو خدا کے وجود کے منکر ہیں۔ وہ نسبتاً بہت سے ایسے لوگوں سے جو خدا کی ہستی کے قائل ہیں۔ زیادہ نیک ہیں۔ اگر خدا ہے تو اس کے قائل کیوں گناہ سے نہیں بچتے۔

جواب اوّل اگر نافرمانی سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ خدا نہیں ہے تو یہ تو ایسی بات ہوئی جیسے کوئی شخص کہے کہ چونکہ ہندوستان میں بہت سے لوگ چوری کرتے اور ڈاکے ڈالتے ہیں۔ اس لئے معلوم ہوا کہ ہندوستان میں کوئی حاکم نہیں ہے یا یہ کہ چوری کرنیوالے لوگوں کے نزدیک ہند میں کوئی حاکم نہیں حالانکہ یہ بات بالبداہت غلط ہے۔ دنیا میں چوری کرنے والے چوری کرتے ہیں اور وہ اعتقاد رکھتے ہیں کہ فلاں شخص ہمارا حاکم ہے اور فلاں شخص اس ملک کا بادشاہ ہے۔ لیکن پھر حرص و طمع کی وجہ سے وہ چوری کرتے ہیں۔ اسی طرح بہت سے لوگ گناہ کرتے ہیں۔ تو اس سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ خدا کی ہستی نہیں۔

جواب دوئم ۔ یہ کہنا کہ خدا پر ایمان لاکر لوگ گناہ کرتے ہیں۔ یہ بالکل غلط ہے۔ منہ سے کہنا۔ کہ ہم خدا کو مانتے ہیں۔ یہ اور بات ہے۔ اس سے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ واقعہ میں ان کے دل میں بھی ایمان ہے۔ اس لئے اگر ایسا شخص جو منہ سے کہتا ہے۔ کہ میں خدا کو مانتا ہوں اور پھر وہ صریحًا نافرمانی کرتا ہے تو واقعہ میں اس کے دل میں حقیقی اور کامل ایمان نہیں بلکہ اس کے ایمان میں ضعف ہے۔

جواب سوئم یہ کہنا کہ بہت سے دہریہ نیک ہیں۔ حالانکہ وہ خدا کو نہیں مانتے۔ اس سے معلوم ہوا کہ خدا کوئی نہیں۔ ایک بالکل غلط استدلال ہے۔ کیونکہ جس طرح ہم یہ اعتقاد رکھتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اپنے بندوں کی ہدایت کے لئے الہام نازل کرتا ہے۔ اسی طرح ہمارا مذہب ہے کہ اس نے بندوں کی فطرت میں ایک حد تک نیکی کا وجود رکھا ہے۔ سو جو دہریئے قدرے نیکی کا کام کرتے ہیں وہ بھی خدا ہی کے فضل سے ہے۔ کیونکہ نیکی کا تخم ان کی فطرت میں اس نے اپنے ہاتھ سے بویا۔

جواب چہارم یہ کہنا کہ دہریئے بھی نیک ہوتے ہیں۔ ایک غلط بات ہے۔ کیونکہ نیکی کہتے ہیں۔ بادشاہ ملک اور حاکم وقت کے قوانین پر چلنے کو تو جو شخص سرے سے ہی مقنن اور بادشاہ کا ہی منکر اور اس سے باغی ہو۔ وہ کس طرح نیک کہلا سکتا ہے اور اسے کس طرح قوانین پر چلنے والا کہیں گے کیا ایک شہری جو حکومت کو تسلیم نہ کرے اور باغی ہو۔ اس کے متعلق ہم کہہ سکتے ہیں کہ یہ قوانین مروجہ اور قواعد سلطنت کا بڑا فرمانبردار ہے۔ ہرگز نہیں۔ اسی طرح جو شخص خالق و رازق ہی سے باغی ہو۔ وہ بظاہر ہزار نیک کام کرے۔ کبھی نیک کہلانے کا مستحق نہیں۔

یادِ رفتگان

چوہدری مبارک احمد ناظم انصار اللہ ضلع راولپنڈی

محترمہ شمیم مبارکہ صاحبہ

خاکسار کی رفیقۂ حیات مکرمہ، محترمہ شمیم مبارک صاحبہ بہت نیک پاک طینت اور اوصاف حمیدہ کی مالک تھیں۔ جس سے ایک بار ملیں اسے ہمیشہ کے لئے اپنا بنا لیا۔ لجنہ اماء اللہ راولپنڈی کی سرگرم کارکن تھیں۔ صد سالہ جوبلی کے موقعہ پر ۱۷ سالہ خدمات کے صلہ میں مکرمہ، محترمہ صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کی طرف سے سند خوشنودی اور حسن کارکردگی حاصل کی۔ لمبا عرصہ جنرل سکرٹری کے عہدہ پر فائز رہیں۔ رحلت کے وقت لجنہ راولپنڈی کی قیادت نمبر ۲ کی نگران اور نائب صدر موصیات تھیں نہایت خاموش طبع اور ہر قسم کے تصنع سے پاک طبیعت پائی تھی۔ جو خدمت سپرد ہوئی اسے خاموشی اور عاجزی کے ساتھ بجالائیں۔ بہت دعاگو۔ ملنسار اور مہمان نواز تھیں۔ کسی کی تکلیف پر بیقرار ہو جاتی تھیں۔ اور مقدور بھر مدد فرما کر بے حد خوش ہوتیں۔ آپ کا وجود مجھ عاجز کے لئے بڑا سہارا تھا۔ ان کی بدولت گھر کے معاملات کی طرف سے بے فکری کی وجہ سے مجھے خدمات دینیہ بجا لانے کی سعادت نصیب تھی۔ تمام احباب کرام اور بزرگ احمدی خواتین سے عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوفہ کے درجات بلند فرمائے۔ اور اپنی رضا کی جنتوں میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے مجھ عاجز اور میرے پیارے بچوں کی زندگیوں میں جو بڑا خلاء پیدا ہوا ہے۔ اسے اپنی رحمتوں۔ برکتوں اور فضلوں سے پُر فرمائے اور صبر جمیل کی طاقت و توفیق بخشے۔ ان کی ناگہانی وفات ہمارے لئے سخت صدمہ کا باعث ہوئی ہے جو بظاہر ناقابل برداشت ہے۔ تاہم ہم اپنے پیارے اللہ کی تقدیر پر راضی ہیں۔ ؎

بلانے والا ہے سب سے پیارا
اسی پہ اے دل تو جاں فدا کر

تعزیت کرنے والے احباب کا دلی شکریہ۔

ڈاکٹر احمد جاوید بھٹی

چوہدری عبدالکریم بھٹی صاحب

میرے والد بزرگوار جناب چوہدری عبدالکریم صاحب بھٹی ۷۹ سال کی عمر میں مورخہ ۳۰ ستمبر ۱۹۹۱ء بروز پیر اس دارِ فانی سے رحلت فرما کر اپنے خالقِ حقیقی سے جا ملے۔

والد صاحب حضرت چوہدری کریم الدین صاحب بھٹی جو حضرت بانیٔ سلسلہ کے ۳۱۳ رفقاء میں سے تھے کے فرزند تھے۔

آپ کی زندگی کی ابتداء سیالکوٹ کے ایک قصبے ہنجگرائیں سے ہوئی۔ بعد میں آپ کے والدین وہاں سے ہجرت کرکے سیالکوٹ محلہ رنگپورہ میں سکونت پذیر ہوئے۔ بچپن ہی سے انتہائی ذہین اور سادہ طبیعت کے مالک ہونے کی بنا پر دادا حضور نے آپ کا شوق دیکھتے ہوئے امرتسر میڈیکل کالج میں داخل کروا دیا۔ چونکہ آپ نے ابتدائی تعلیم فرسٹ کلاس فرسٹ پوزیشن میں حاصل کی تھی اس لئے میڈیکل کالج میں داخلہ باآسانی مل گیا۔ جہاں پر آپ نے تین سال تک تعلیم حاصل کرنے کے بعد انسانی اعضاء کی چیر پھاڑ سے دل برداشتہ ہو کر بمبئی جاکر انجینئرنگ میں داخلہ لیا اور نہایت ہی شوق، محنت اور لگن سے تعلیم حاصل کی۔ الیکٹریکل اور مکینیکل میں انجینئرنگ کرنے کے بعد آپ کو فیض آباد (انڈیا) ملٹری انجینئرنگ سروس ایم ای ایس میں اعلیٰ عہدے پر فائز کر دیا گیا پاکستان وجود میں آنے کے بعد آپ کو بمعہ اہل و عیال سرکاری طور پر بذریعہ بحری جہاز کراچی لایا گیا جہاں ایک طویل عرصے تک آپ منوڑہ کے مقام پر ایم ای ایس میں اعلیٰ انتظامی عہدے پر فائز رہے۔ بعض ناگزیر وجوہات کی بنا پر آپ نے وہاں سے استعفیٰ دے دیا جس کے فوراً بعد آپ کو پی ڈبلیو ڈی کے محکمے میں بھی اعلیٰ انتظامی عہدے پر فائز کر کے جیکب آباد سندھ بھیج دیا گیا۔ ریٹائرمنٹ کے بعد آپ نے اپنی زندگی کے آخری ایام اسی شہر میں گذارے۔

والد صاحب انتہائی ایماندار، محنتی با اصول اور محنتی افسر تھے آپ خلوت پسند اور نمود و نمائش کے قائل نہ تھے دھوکا دہی، جھوٹ اور ناجائز ذرائع سے آمدنی کمانے کو سخت ناپسند کرتے تھے۔ آپ نے کبھی اپنی شناخت کو

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سائنس کالم

ڈاکٹر سلام صاحب کی قدردانی

عظیم قدوائی نے سائنس ڈائجسٹ کراچی کو بتایا "ڈان" میں مجھے سائنس کالم لکھتے ہوئے تقریباً ۲۹ سال کا عرصہ ہو گیا ہے یہ سلسلہ ۱۹۶۲ء سے شروع ہوا تھا۔ اس ہفتہ وار کالم میں اس پورے عرصہ میں درمیان میں تین سال کا تعطل اس طرح رہا کہ میں نے اس دوران پاکستان ٹائمز اور ایک اور اخبار کے لئے لکھنا شروع کر دیا تھا یوں آپ کہہ سکتے ہیں کہ میرے ڈان کے کالم کی عمر ۲۶ سال کی ہے۔ اور یہ کسی وقفے کے بغیر شائع ہو رہا ہے۔ میں نے تھوڑے سے عرصے کے لئے "سن" میں بھی لکھا ہے اس کا آغاز اس طرح ہوا کہ میں جب پی سی ایس آئی آر کے سائنسی جریدہ سن کرانیکل کا ایڈیٹر ہوا اور اس کا پہلا شمارہ شائع کیا تو میں نے اسے تبصرہ (REVIEW) کے لئے تمام اخبارات کے ایڈیٹر صاحبان کو بھجوایا تھا۔ دوسرے اخباروں میں تو تبصرے شائع ہو گئے لیکن ایک اخبار یعنی ڈان کے ایڈیٹر جناب الطاف حسین صاحب نے نہ صرف تبصرہ شائع کیا بلکہ مجھ سے فرمائش کی کہ میں کیوں نہ ان کے اخبار میں ایک ہفتہ وار کالم سائنس پر لکھنا شروع کر دوں۔ جناب الطاف حسین صاحب کی اس فرمائش پر مجھے سچی بات تو یہ ہے کہ پسینہ سا آ گیا۔ اس لئے کہ سائنس پر مستقل کالم اور وہ بھی ڈان جیسے اخبار کے لئے خاصا مشکل معاملہ تھا میری پریشانی کو دیکھ کر انہوں نے کہا کہ اگر فی الوقت ہفتہ وار لکھنا مشکل ہے تو اسے پندرہ روزہ بھی کیا جا سکتا ہے۔ چنانچہ اس طرح اس سائنس کالم کا آغاز ہوا۔ پچھلے ۱۵ سال سے یہ کالم ہفتہ وار ہے۔ میرے اس سائنس کالم کے اجراء کا خاصا کریڈٹ ڈاکٹر سلیم الزمان صدیقی صاحب کو جاتا ہے اس لئے کہ میں ان کے ادارے پی۔ سی۔ ایس۔ آئی آر کے جریدہ سائنس کرانیکل کا ایڈیٹر ہوتے ہوئے اتنی آسانی اور آزادی سے غالباً یہ کالم نہ لکھ پاتا اگر ان کی جگہ کوئی اور صاحب ہوتے اس زمانے میں سرکاری ملازمت کرتے ہوئے اس طرح اخبارات میں لکھنے کی اجازت نہیں ہوتی تھی۔ اور خاصی پابندیاں تھیں۔ کیبنٹ ڈویژن کے ایک آرڈر کے مطابق محکمہ کے سربراہ کو دکھائے بغیر اخبار میں کوئی تحریر اشاعت کے لئے نہیں دی جا سکتی تھی۔ چنانچہ میں نے ڈاکٹر صاحب کو پوچھا کیا ہر ہفتے وہ کالم مجھے آپ کو دکھانا پڑے گا۔ تو انہوں نے کہا کہ نہیں بھائی تم مجھے ایک نوٹ لکھ کر دے دو میں اس پر اجازت دے دوں گا کہ میرے دیکھے بغیر تم کو براہ راست لکھنے کی اجازت ہے۔ اس کالم کے شروع کرنے پر کئی حضرات نے ہمت افزائی کی مثلاً ڈاکٹر عثمانی صاحب وہ مجھے کبھی کبھار فون کر کے کالم کی تعریف کر دیا کرتے تھے۔ اسی طرح ڈاکٹر سلام صاحب بھی میرے کالموں کو پڑھ کر مجھے شاباش دیتے تھے۔ بلکہ پروفیسر سلام صاحب نے تو یہاں تک کیا کہ برطانیہ کے مشہور ہفت روزہ سائنسی رسالے نیو سائنٹسٹ کے ایڈیٹر کو تذکرہ کر کے مجھکو پاکستان کی سائنس کے بارے میں وقتاً فوقتاً لکھنے کی فرمائش کروائی چنانچہ نیو سائنٹسٹ کا ایڈیٹر پاکستان سے گذرتے ہوئے میرے پاس آیا اور مجھ سے لکھنے کے لئے کہا چنانچہ کئی سال تک میں نے نیو سائنٹسٹ کے لئے بھی لکھا اس کے بعد یہ ہوا کہ پروفیسر سلام ہی کی تحریک پر برطانیہ کے مشہور اور بین الاقوامی شہرت یافتہ جریدے نیچر کے ایڈیٹر کا میرے نام خط آیا کہ میں ان کے لئے لکھوں۔ چنانچہ میں نے نیو سائنٹسٹ کو چھوڑ کر تقریباً تین سال تک نیچر کے لئے لکھا۔ آپ کو معلوم ہے کہ عظمت اور معیار میں نیچر نیو سائنٹسٹ سے خاصا آگے ہے۔ چنانچہ اس میں لکھنا خود میرے لئے بڑے اعزاز کی بات تھی۔ اسی طرح میں نے تقریباً تین سال نیو سائنٹسٹ کے لئے اور تین ہی سال نیچر کے لئے لکھا۔ پھر جب پی سی ایس آئی آر سے میں کچھ عرصہ کے لئے ریڈیو پاکستان واپس آیا تو وہاں مصروفیات اس نوعیت کی ہو گئیں کہ وہ سلسلہ جاری نہ رہ سکا۔ یا یوں کہہ لیجئے میرا عملی صحافت سے کچھ عرصہ کے لئے تعلق معطل رہا۔ لیکن اس دوران بھی میرا ڈان کا ہفتہ وار کالم برابر چھپتا رہا۔

دل ۔ نئی تحقیق

امریکہ میں طبی تحقیق کے سلسلے میں گذشتہ روز بتایا گیا ہے کہ جن لوگوں کے خون میں ایک خاص قسم کا کلیسٹرول بہت کم ہو اور یہ وہ کلیسٹرول ہے جسے ایچ۔ ڈی۔ ایل کہا جاتا ہے۔ انہیں دل کی بیماری کے حملے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ ڈاکٹر ڈیوس گولڈن جو نیشنل ہارٹ لنگز اینڈ بلڈ انسٹی ٹیوٹ سے تعلق رکھتے ہیں نے اسی موقعہ پر بتایا کہ متعدد ممالک سے جو رپورٹیں موصول ہوئی ہیں ان سے پتہ چلتا ہے کہ جن لوگوں میں ایچ۔ ڈی۔ ایل کا ایک لیول کم ہے یا بہت کلیسٹرول کی ان کے خون میں کمی ہے انہیں دل کی بیماری میں مبتلا ہونے کا زیادہ خطرہ ہوتا ہے۔ دیکھا گیا ہے کہ کم معیار کے ایچ۔ ڈی۔ ایل کی وجہ سے دل کی بیماریاں زیادہ ہیں اور جہاں ایچ۔ ڈی۔ ایل کی مقدار زیادہ ہے وہاں یہ بیماریاں کم ہیں۔ ایک عرصے سے ڈاکٹر صاحبان متنبہ کرتے آئے ہیں کہ بلڈ کلیسٹرول کے زیادہ ہو جانے سے دل کی بیماری کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ اور اس لئے وہ اس بات کی تلقین کرتے رہے ہیں کہ چربی کم کھائیں اور کلیسٹرول کی مقدار کو کم کرنے کے لئے ورزش کریں۔ اس مشورے کا مقصد یہ ہوتا تھا کہ لو ڈنسٹی (LOW DENSITY) ILITRO کو کم کیا جائے۔ کیونکہ اس کے متعلق خیال یہ تھا کہ یہ وریدوں کو بند کرنے کا باعث بنتا ہے۔ ڈاکٹر گولڈن نے بتایا کہ کئی رپورٹوں سے یہ پتہ چلا ہے کہ اگر ایچ۔ ڈی۔ ایل چالیس ملی گرام فی ڈیسی لٹر PER DECILITRE خون میں ہو یا اس سے کم ہو تو دل کی بیماری کا خطرہ بڑھ جاتا ہے۔ کولمبیا یونیورسٹی کے ایک ڈاکٹر ALON TOLL نے کہا کہ اس بات کے قوی شواہد موجود ہیں کہ ایچ ڈی ایل کلیسٹرول کو ختم کرنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے اور اس طرح وریدوں کو بھی کھولنے کا باعث بنتا ہے لیکن اس کے ساتھ ہی انہوں نے یہ بھی کہا کہ اس بات کے متعلق ابھی بہت کچھ معلوم کرنا ہے کہ کیا ایچ۔ ڈی۔ ایل میں تھوڑا بہت فرق بھی کسی اہمیت کا حامل ہے یا نہیں انہوں نے کہا کہ اس بات کی فوری ضرورت ہے کہ ایسے عملی طریقے سامنے لائے جائیں جن سے OEROBIC ان لوگوں کے لئے جن کا وزن زیادہ ہے مفید ثابت ہوتی ہے یہ بات محقق پیٹر ووڈ جن کا سٹینفورڈ یونیورسٹی کے میڈیکل سکول سے تعلق ہے نے کہی ہے۔

کس نے کیا کہا

گروپ کیپٹن ریٹائرڈ محمد زبیر کراچی سے روزنامہ ڈان کو لکھتے ہیں۔

میں اس بیان کے حوالے سے بات کر رہا ہوں جو پاکستانی سفیر سیدہ عابدہ حسین نے اسرائیل کو تسلیم کئے جانے کے سلسلہ میں دیا ہے۔ گذشتہ چالیس سال میں پاکستان میں یہ پہلا موقعہ ہے کہ کسی سرکاری افسر کو یہ حوصلہ ملا ہے کہ وہ اسرائیل کے ساتھ ہمارے تعلق کے متعلق سچ بولے۔ ہم جو کچھ بھی ہیں اسی کی وجہ سے ہم میں سے بہت کم لوگ ایسے ہیں جو حقائق کو سننے کی ہمت رکھتے ہیں۔ اور اس بات کے نتیجہ میں ہمیں آدھے ملک سے ہاتھ دھونا پڑے ہیں۔ اور ابھی تک ہم نے کوئی سبق نہیں سیکھا۔

حقیقت یہ ہے کہ ہمارے لئے فلسطین کی نسبت کشمیر ایک زیادہ اہم مسئلہ ہے۔ فلسطین کے مفاد میں بات کرتے ہوئے ہم نے دوست تو کوئی نہیں بنایا لیکن دشمن بہت سے بنا لئے ہیں اور ہمارے دوست بھی دوست نہیں رہے۔ یعنی فلسطینی اور عرب، کشمیر کے مسئلہ کی وجہ سے نہ ہندوستان سے بائیکاٹ کرتے ہیں اور نہ اسے بلیک لسٹ کرتے ہیں۔

مجھے یاد ہے کہ ہمارے عرب دوست ہم سے پوچھا کرتے تھے کہ ہم اسرائیل کے متعلق اتنا زیادہ اور اونچا کیوں بولتے ہیں۔ وہ ہم سے زیادہ راست رو ہیں اور وہ فلسطین یا اسرائیل کو ایک عرب مسئلہ سمجھتے ہیں نہ کہ اسلام کا مسئلہ۔ ان میں سے جو بہت زیادہ سنجیدہ ہیں ہمیں یہ مشورہ دیتے تھے کہ ہمیں اسرائیل سے متعلق کم باتیں کرنی چاہئیں وہ اس بات پر بھی ہنسا کرتے تھے کہ ہمارے پاسپورٹ پر اسرائیل جانے کے لئے اجازت نہیں مل سکتی۔

حقیقت یہ ہے کہ وہ ہم سے پوچھتے تھے کہ ہم نے ہندوستان کو کیوں تسلیم کر لیا ہے۔ جب کہ اس نے ایک اکثریت والے علاقے پر ۱۹۴۷ء سے قبضہ کر رکھا ہے۔

کیا مصر اب ایک اسلامی ریاست نہیں ہے ہماری تمام تر کوششوں کے باوجود کہ ہم فلسطین کے مسائل میں بات کریں اور وہ بھی اپنی حفاظتی اقدام کو داؤ پر لگا کر میں ایک سادہ سا سوال پوچھنا چاہوں گا۔ کیا برادر عرفات نے کبھی کشمیر کے مسئلے پر ہماری حمایت کا اعلان کیا ہے۔ آپ عرب ریاستوں کو ہی لے لیجئے انہوں نے کبھی کھل کر اس بات کا ذکر کیا ہے۔ کیا اسرائیل ہندوستان کی نسبت اسلام کا زیادہ بڑا دشمن ہے۔ میرے لئے تو حقائق نہایت سادہ رنگ میں سامنے آتے ہیں جہاں تک پاکستان کی حفاظت کا تعلق ہے میں سمجھتا ہوں کہ یہی ہمارا حقیقی اثاثہ ہے اور اس کے لئے میں شیطان سے بھی ہاتھ ملانے کے لئے تیار ہوں۔ اسرائیل نے

باقی ص ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات، واقعات، شخصیات ــــ نون۔ سین

کویت کا یومِ آزادی

کویت کے پاس تو اپنی فوج بھی کم ہے اور جو کچھ ہے بھی اس کی فوجی تربیت نسبتاً نہ ہونے کے برابر ہے۔ اسی لئے جب آزادی کی پہلی سالگرہ منائی گئی (آزادی سے مراد عراق کی فوجوں کے قبضے سے آزادی ہے) تو امریکہ کے ساتھ جن فوجوں نے ڈیزرٹ سٹارم کا پروگرام کیا تھا۔ انہوں نے کویت کی فضا میں اڑ کر آزادی کا دن منانے میں کویتیوں کی مدد کی۔ ان میں امریکی برطانوی فرانسیسی اور اطالوی لوگ موجود تھے اور انہی ملکوں کے جھنڈوں سے سڑکیں اور راستے آراستہ تھے۔ خاص طور پر ساحل کے قریب ان ہوائی جہازوں کی تعداد تقریباً ایک سو تھی اور ان میں بعض خاص قسم کے جہاز بھی شامل تھے۔

اس موقعہ پر شیخ جابر الاحمد الصباح جو اس وقت کویت کے امیر ہیں نے اپنے لوگوں سے اپیل کی کہ اس موقعہ کو زیادہ زور شور کے ساتھ نہ منایا جائے اور اس کی وجہ یہ بیان کی کہ ابھی تک ایک ہزار کویتی عراق کی حراست میں ہیں۔ انہوں نے ٹیلیویژن پر کویت کے باشندوں سے خطاب کیا اور انہیں بتایا کہ صدر صدام حسین اب بھی ان کے لئے ایک خطرے کا باعث ہے۔ کویت کی چھ لاکھ پچاس ہزار آبادی سے اپیل کی گئی کہ آئندہ اکتوبر میں ہونے والے انتخابات کے لئے سب لوگ اپنے اپنے اختلافات دور کر کے اکٹھے ہو جائیں۔ انہوں نے خاص طور پر کہا کہ عراق کے پاس اب بھی نہایت دھوکہ دہی سے کام لینے والی اور تشدد آمیز سکیمیں ہیں۔ اور وہ اس بات کے انتظار میں ہے کہ موقعہ ملے تو ایک دفعہ پھر کویت کو اپنے قبضہ میں لے لیا جائے۔ امیر نے کہا کہ اگر ہماری قوم میں آپس میں مناقشات جاری رہے تو ہمارے دشمن کے لئے اپنے مقاصد حاصل کرنا نہایت آسان ہو جائے گا۔ بلکہ اس سے بھی زیادہ آسان جتنا فوجوں کے ذریعہ وہ اپنا مقصد حاصل کر سکتا ہے۔

کویت میں اکتوبر میں ہونے والے انتخابات کا وعدہ امیر کویت نے اس وقت کیا تھا جب جنگ کے شروع ہوتے ہی وہ سعودی عرب چلے گئے تھے۔ جوں جوں وقت قریب آتا چلا جا رہا ہے۔ ریاست بھر میں یوں لگتا ہے کہ انتخاب کا بخار تیزی سے تیز تر ہوتا چلا جا رہا ہے۔ اور لوگ اس سلسلے میں اپنی اپنی مہم چلانے کی تیاریاں کر رہے ہیں۔ اگرچہ مستقبل کے ساتھ بہت سی امیدیں وابستہ کی جاتی ہیں۔ لیکن چونکہ ابھی تک کویت کی تجارت پوری طرح بحال نہیں ہوئی۔ اس لئے ناامیدی کے سائے بھی زندگی کے مختلف شعبوں پر پڑنے سے گریز نہیں کر رہے۔ جہاں تک جنگ خلیج کا تعلق ہے اس کی وجہ سے کویت کے وسائل پر بہت برا اثر پڑا ہے۔ اور چونکہ کویتی تجارت اور حکومت کے وسائل ایک دوسرے کے ساتھ بہت قریبی تعلقات رکھتے ہیں اس لئے تجارت پر بھی برا اثر پڑا۔

وزیر خارجہ نے یہ بھی کہا ہے کہ ہم نے جو قرضے حاصل کئے ہیں ان کا سود بھی ہمیں آئندہ کئی سالوں تک دبائے رکھے گا۔ مستقبل کے لئے یوں تو حکومت نے اربوں ارب ڈالر الگ کر رکھے تھے۔ لیکن جنگ کی وجہ سے یہ سارا روپیہ تقریباً ختم ہو گیا اور پہلی دفعہ کویت کو خسارے کا بجٹ پیش کرنا پڑا۔ اب بھی صدر صدام حسین جس قسم کے بیانات دے رہے ہیں وہ کویتیوں کے دلوں کو ہلا دینے کا باعث بنتے ہیں۔

قذافی کا خوف

لیبیا کے لیڈر کرنل معمر قذافی نے فرانس کے ایک اخبار کو انٹرویو دیتے ہوئے کہا ہے کہ ہمیں شروع سے ہی اس بات کا یقین ہے کہ ہم نے امریکہ کے پان ایم جیٹ کو جو سکاٹ لینڈ کے شہر لاکربی پر تباہ ہوا تھا۔ کسی طرح نقصان نہیں پہنچایا۔ اسی طرح فرانس کے ایک تباہ شدہ جہاز کے متعلق بھی انہوں نے یہی بیان دیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ اگر ہم نے تحقیقات میں حصہ لینے کی پیشکش کی ہے تو وہ محض اس خوف سے ہے کہ اس وقت دنیا میں سب سے زیادہ فوجی طاقت رکھنے والا ملک امریکہ ہے اور وہ موجودہ حالات میں کسی وقت بھی ہم پر حملہ کر سکتا ہے۔ اور اگر خدانخواستہ امریکہ ہم پر فوجی حملہ کر دے تو وہ یقیناً ہمیں پیس کر رکھ دے گا۔ اس پوزیشن سے بچنے کے لئے ہم نے بار بار اعلان کیا ہے۔ کہ اگر ان جہازوں کی تباہی کے متعلق تحقیقات کی جائیں تو ہم ہر مدد کے لئے تیار ہوں گے۔ پان ایم کی تباہی کے سلسلے میں لیبیا کے جن دو افراد کو امریکہ کے حوالے کئے جانے کا سوال اٹھایا گیا ہے۔ ان کے متعلق معمر قذافی نے بارہا اور اصرار کے ساتھ کہا ہے کہ ہم ان دو افراد کو کسی صورت میں بھی کسی دوسری حکومت کے حوالے کرنے کے لئے تیار نہیں۔ اگر کوئی عالمی جج یا ججوں کا پینل ان کے متعلق تحقیقات کرنا چاہے تو ہم ہر قسم کی آسانیاں مہیا کریں گے۔

فرانس اپنے تباہ شدہ جہاز کے سلسلے میں چھ افراد کا ذکر کرتا ہے۔ وہ دو جو امریکہ کے سلسلے میں مطلوب ہیں۔ ان کے علاوہ باقی چار نے فرانس میں اپنے آپ کو عدالت میں پیش کرنے کی پیشکش کی ہے لیکن زیادہ طور پر ان دو کے متعلق ہی مطالبہ کیا جا رہا ہے۔ جن پر لاکربی کے مقام پر پان ایم جیٹ کی تباہی کا الزام لگایا جاتا ہے۔ معمر قذافی نے کہا کہ ہمیں اپنے آپ کو زندہ رکھنا ہے اور اپنے ملک کو تباہی سے بچانا ہے وہ عراق کی تباہی دیکھ چکے ہیں۔ اور انہیں معلوم ہے کہ اس وقت امریکہ کا مقابلہ کسی دوسرے ملک کی استطاعت سے باہر ہے۔ اسلئے ہم امریکہ کے ساتھ تعاون کی پیشکش کر رہے ہیں۔ لیکن اس کا ہرگز یہ مطلب نہ لیا جائے کہ شاید ہمیں بھی اس بات میں شک پیدا ہو گیا ہے کہ ہمارے آدمیوں نے وہ جہاز تباہ کیا تھا۔ ایسی کوئی بات نہیں ہے۔

بھارت کی خلاف ورزی

امریکہ نے کہا ہے کہ بھارت امریکہ کے تجارتی قوانین کی خلاف ورزی کر رہا ہے۔ لیکن جب تک کئی ایجنسیاں مل کر اس سلسلے میں کوئی واضح بات پیش نہیں کر دیتیں اس وقت تک بھارت کے خلاف کوئی کارروائی نہیں کی جائے گی۔ امریکہ کے تجارتی نمائندے کارلو ہل نے گذشتہ روز اعلان کیا کہ بھارت نے امریکہ کی ایسی اشیاء کو جن کے پیٹنٹ رجسٹر ہوتے ہیں تحفظ نہیں دیا۔ ۱۹۸۸ء کے ٹریڈ ایکٹ میں ایک دفعہ ۳۰۱ شامل ہے۔ جس کے ذریعے دونوں ملکوں کو ایک دوسرے کی کاپی رائٹ کو تحفظ دینا چاہیئے۔ ایک سینئر امریکی ٹریڈ افسر نے بتایا ہے کہ انتظامیہ نے یہ سب کچھ دیکھنے کے باوجود فیصلہ کیا ہے کہ بھارت کو موقعہ دیا جائے کہ وہ اپنے قوانین میں ضروری تبدیلیاں کرے اور اسلئے فی الحال کوئی کارروائی نہ کی جائے۔ انہوں نے کہا کہ ہم تجارتی تعلقات کو آگے بڑھاتے رہیں گے۔ اگرچہ ہم یہ نہیں کہہ سکتے کہ ہماری اس سلسلے میں تجارتی پالیسی جو ہے اسے ہم کس وقت پوری طاقت کے ساتھ نافذ کریں گے ہم نے جو کچھ اب تک کیا ہے۔ اس سے بھارت پر خاصا دباؤ پڑے گا۔ اور فی الحال ہمارے خیال میں یہ دباؤ ہی کافی ہے۔ ایک بات جو انجام کار بھارت کے خلاف کی جا سکتی ہے وہ اسے اپنی اس فہرست سے جنکو جتنا امتیازی سلوک کیا جاتا ہے۔ اس سے بھارت کو بے دخل کیا جا سکتا ہے۔ ہو سکتا ہے کہ جن ایجنسیوں کو اس معاملے پر غور کرنے کے لئے کہا گیا ہے ان میں سے کوئی ایجنسی یہی تجویز پیش کر دے۔ امریکہ کے تجارتی نمائندے کارلو ہل نے ایک پریس ریلیز میں بھارت کی کسی حد تک تعریف بھی کی کہ وہ اپنے پیٹنٹ قانون کی حفاظت کر رہے ہیں جن سے ان کے اپنے کاپی رائٹ اور ٹریڈ مارک محفوظ رہیں گے انہوں نے کہا کہ ایک ایسی قرارداد بھی منظور کی جا سکتی ہے۔ جس میں صرف اتنا ہی مطالبہ کیا جائے۔ ہم تو یہی کچھ کر سکتے ہیں کہ بھارت کو تلقین کرتے رہیں کہ وہ اپنے قوانین میں تبدیلی کرے تاکہ دونوں ملکوں کو ایک جیسا فائدہ پہنچے۔

برما کے مسلمان

وائس آف امریکہ نے گذشتہ روز اس بات کا انکشاف کیا کہ اس کے سامنے ایک ایسی سکیم آئی ہے جس کے مطابق برما کا فوجی ٹولہ روہنگیا ROHINGYA مسلمانوں کی تیس لاکھ کی تعداد کو بنگلہ دیش میں زبردستی داخل کر دینا چاہتا ہے۔ فوجی ٹولے کا اصل مقصد یہ ہے کہ "اراکان" کی ساری ریاست کو مسلمانوں سے بالکل صاف کر دیا جائے۔ گذشتہ بدھ کے روز وائس آف امریکہ نے کہا کہ برما کا فوجی ٹولہ کوشش کر رہا ہے کہ وہ لوگ جو جمہوریت نواز کہلاتے ہیں۔ ان کو اپنے پھندے میں پھانسا جائے اور ان سے اس طرح کام لیا جائے کہ عالمی برادری کو کسی قسم کا غلط شبہ نہ ہو۔

نگورنو کاراباخ

نگورنو کاراباخ ہے تو آذربائی جان میں لیکن اسکے باشندے زیادہ تر آرمینیا کے لوگ ہیں۔ جو گذشتہ چار سال سے اس بات پر جھگڑتے رہے ہیں کہ یہ علاقہ کن کا ہے اگر آرمینیا کے لوگ وہاں رہتے رہے ہیں تو ان کا خیال ہے کہ اسے آرمینیا کے ساتھ مل جانا چاہیئے۔ لیکن یہ علاقہ چونکہ ہے آذربائی جان میں اسلئے آذربائی جان کا دعویٰ ہے کہ یہ اس کا علاقہ ہے۔ اب گذشتہ دنوں وہاں جو جھگڑے ہوئے ہیں۔ وہ سابق سوویت یونین کی ریاستوں میں سب سے زیادہ شدید سمجھے جاتے ہیں۔ اور اسی لئے آرمینیا اور آذربائی جان نے اس بات کا مطالبہ کیا ہے کہ عالمی برادری ان جھگڑوں کو روکنے کی کوشش کرے گذشتہ روز روس نے کہا کہ اگر اقوام متحدہ کی فوج برائے امن اس علاقے میں متعین کی

باقی صـ۷ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یوم تحریکِ جدید ۲۴ اپریل ۱۹۹۲ء بروز جمعۃ المبارک

امراء و صدر صاحبان جماعت کی خدمت میں درخواست

امسال (۱۹۹۱ء) مجلس مشاورت میں یہ فیصلہ کیا گیا تھا جسے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے منظور فرمالیا کہ "وکالت دیوان چندہ کے علاوہ دیگر مطالبات تحریک جدید کے لئے سال میں کم از کم دو مرتبہ یوم تحریک جدید منانے کا اہتمام کرے"

۱۔ اس کی تعمیل میں آپ سے درخواست ہے کہ ۲۴۔ اپریل ۱۹۹۲ء بروز جمعۃ المبارک یوم تحریک جدید منایا جائے۔ جس میں احباب جماعت کو چندہ کے علاوہ دیگر مطالباتِ جدید کی طرف خصوصی توجہ دلائی جائے۔

۲۔ اس موقع پر امراء/صدر صاحبان اپنی سہولت اور حالات کے مطابق جلسے منعقد کر کے دیگر مطالبات کی اہمیت احباب جماعت پر واضح کرنے کا اہتمام فرمائیں۔

۳۔ خطبات جمعہ میں تحریک جدید کے مطالبات اور ان کی حکمتِ عملی بیان کی جائے۔

۴۔ اس دن خصوصیت کے ساتھ تحریکِ جدید کے ذریعہ جماعت پر نازل ہونے والے انعامات و افضالِ الٰہیہ کا احبابِ جماعت کے سامنے ذکر کیا جائے۔

۵۔ اس دن حسبِ ذیل مطالبات پر خصوصی طور پر روشنی ڈالی جائے۔

۱۔ احباب جماعت سادہ زندگی بسر کریں۔ (لباس اور کھانے میں سادگی اختیار کی جائے)

۲۔ مطالبہ وقفِ اولاد/ وقفِ زندگی:۔ ا۔ والدین اپنی اولاد کو خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔

ب۔ نوجوان اور پنشنرز احباب دین کے لئے زندگیاں وقف کریں۔

ج۔ رخصتِ موسمی اور رخصت کے ایام خدمتِ دین کے لئے وقف کریں۔

۳۔ اپنے ہاتھ سے کام کرنے کی عادت ڈالیں۔

۴۔ جو لوگ بیکار ہیں وہ چھوٹے سے چھوٹا جو کام بھی مل سکے کر لیں۔

۵۔ عورتوں کے حقوق کی حفاظت کریں۔

۶۔ راستوں کی صفائی کا خیال رکھیں۔

۷۔ قومی دیانت کا قیام کریں۔

۸۔ مقاصد تحریک جدید کی کامیابی کے لئے خاص طور پر دعائیں کریں۔

آپ سے درخواست ہے کہ اس سلسلہ میں اپنی مساعی کی رپورٹ سے دفتر کو مطلع فرمائیں۔

(وکیل الدیوان تحریک جدید ربوہ)

سے ہی سبق حاصل کریں۔ پھسلیں۔ بے شک پھسلیں مگر پھر اس نیت کے ساتھ دوبارہ سفر شروع کریں کہ ہم نے ہمت نہیں توڑنی اور ضرور اپنے مقصد کو حاصل کر کے چھوڑنا ہے پھر ..... آپ کے پھسلنے سے نقصان نہیں ہوگا لیکن اگر پھسلنے کا مطلب یہ ہے کہ اگلے رمضان تک مسلسل خدا سے دور ہی ہٹتے چلے جانا ہے تو پھر یہ لقاء نہیں ہے۔ اس کا جو کچھ اور نام رکھ دیں لیکن اسے آپ لقاء نہیں کہہ سکتے۔ پس اللہ تعالیٰ جماعت احمدیہ کو حقیقت میں لقاء کے مضمون کا عرفان عطا فرمائے اور اس مضمون کو سمجھنے کے بعد لقائے باری تعالیٰ نصیب کرے"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۳۰ مارچ ۱۹۹۰ء)

بقیہ: صفحہ ۴ سے آگے

یہ چھپانے کی کوشش نہیں کی بلکہ اپنا تعارف خود بحیثیت احمدی کروایا اور کوئی موقعہ بھی دعوت الی اللہ کا ہاتھ سے نہ جانے دیتے اور رفاہی کاموں اور دیگر دینی تحاریک میں نمایاں حصہ لیتے تھے۔

بقیہ: صفحہ ۱ سے آگے

پیمانے یہ جانچیں اور دیکھیں کہ آپ نے جو کچھ خدا کا پایا تھا، رمضان گذرنے کے بعد بھی ہاتھ میں رہا یا نہ رہا۔ اگر نہیں رہا تو پھر میرا آپ کو یہی پیغام ہو سکتا ہے کہ کوشش جاری رکھیں اور نہیں تو بار بار گرنے والی کیڑیوں

وقت تک جب تک کہ ہم نے نہایت جوشیلے انداز میں اسرائیل کی مخالفت نہیں شروع کر دی۔ جہاں تک اسرائیل کو عربوں کی طرف سے تسلیم کر لینے کا سوال ہے۔ یہ بات ہو کر رہے گی۔ اور اگر یہ بات ہو گئی اور اسکے بعد ہم نے ایسا کیا تو یہ ہمارے لئے مفید نہیں ہوگا۔ ہم نے خلیج کی جنگ کے سلسلے میں سعودی عرب جو فوج بھیجی تھی وہ بھی بد دلی کا مظاہرہ تھا۔ حقیقت یہ ہے کہ انسان کے نہ کوئی دوست ہوتے ہیں اور نہ دشمن اسے اپنے مفادات سے غرض ہوتی ہے۔ ہم پاکستان کے متعلق ہمیشہ یہ کہتے ہیں کہ اسلام کا قلعہ ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ ہم خود ہی اسے اسلام کا ہی نام لے کر برباد کر رہے ہیں ہمیں حقائق کا سامنا کرنا چاہیئے اور پاکستان کی حدود کی حفاظت کے متعلق سوچنا شروع کر دینا چاہیئے۔ ہمیں یہ معاملہ کھل کر زیر بحث لانا چاہیئے قبل اس کے کہ تاخیر ہو جائے۔ اگر ہمارے رہنما اور ہمارے دانش ور اس بات پر غور کریں تو عوام الناس کا بھی رجحان ہو سکتا ہے۔ آپ یقین کیجئے ہمارے عرب دوست اس بات کی ہرگز پرواہ نہیں کریں گے یعنی اسے برا نہیں منائیں گے کہ ہم اسرائیل کو تسلیم کر لیں۔ ہندوستان سے ان کی دوستی اسوقت بھی کم نہیں ہو گی جب وہ اسرائیل کو تسلیم کرے گا۔

بقیہ: صفحہ ۶ سے آگے

جائے تو وہ اس پر اعتراض نہیں کریں گے۔ انہوں نے کہا کہ ہمارا یہ خیال ہے کہ اقوامِ متحدہ کی فوج برائے امن نے ہمیشہ کامیابی کے ساتھ اپنا وقت گذارا ہے۔ اور یہ دستے نہایت مفید ثابت ہو رہے ہیں۔ اس سلسلے میں یوگوسلاویہ میں فوج کا متعین کرنا فوری طور پر سامنے آتا ہے۔ آذر بائی جان کے فوجی دستوں نے اس علاقے کے اس حصے پر گذشتہ دنوں حملہ کیا جو سوویت یونین کا فوجی اڈا کہلاتا تھا۔ اور وہاں دو فوجی مارے گئے اور دو خاصے زیادہ زخمی ہو گئے۔ ایک نیوز ایجنسی نے یہ بھی بتایا کہ حال ہی میں آذر بائی جان نے جو حملہ کیا تھا اسمیں چار آدمی مارے گئے تھے اور ۳۵ زخمی ہوئے تھے اور آرمینیا کے لوگ اور آذر بائی جان کے لوگ اس علاقے کو حاصل کرنے کے لئے گذشتہ چار سال سے برسرِ پیکار ہیں۔ ایران کے وزیر خارجہ علی اکبر ولایتی ان دونوں میں تصفیہ کرانے کے لئے تیار ہیں۔ کہا جاتا ہے کہ ایران کی یہ ایک اور کوشش ہے کہ سابق سوویت یونین کی آزاد شدہ ریاستوں میں سے جن میں مسلمان آبادی زیادہ ہے ایران اپنے تعلقات بڑھائے آذر بائی جان ان میں سے ایک ریاست ہے۔ اور چونکہ ایران کی سرحد کے ساتھ لگتی ہے۔ اسلئے ایران اسمیں خاصی دلچسپی لے رہا ہے۔

اطلاعات و اعلانات

اعلانِ نکاح: مکرم سید خالد محمود احمد شاہ صاحب ابن مکرم سید محمود احمد شاہ صاحب کراچی کا نکاح عزیزہ فائزہ لطیف بنت مکرم لطیف احمد قریشی صاحب لاہور کے ساتھ مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے بیت التوحید آصف بلاک علامہ اقبال ٹاؤن میں مورخہ ۱۴ر فروری ۱۹۹۲ء کو قبل از خطبہ جمعہ مبلغ ایک لاکھ روپے حق مہر پر پڑھا۔ مکرم خالد محمود احمد صاحب مکرم سید ناظر حسین صاحب کے پوتے اور عزیزہ فائزہ مکرم حکیم فیروز الدین صاحب کی پوتی ہیں۔ ہر دو عزیزان محترم سید عبداللہ شاہ صاحب کے نواسہ اور نواسی ہیں۔

احباب سے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

درخواستِ دعا: مکرم ڈاکٹر نصیر احمد بشیر صاحب پروفیسر پنجاب میڈیکل کالج فیصل آباد کے پاؤں کے نچلی طرف ایک سخت قسم کی پھنسی نکل آئی تھی۔ اس کا ساڑھے چار ماہ پیشتر اپریشن کروایا گیا۔ لیکن زخم ابھی تک بھرا نہیں۔

○ مکرم میر مبشر احمد صاحب کی والدہ محترمہ چند ہفتے سے علیل ہیں۔ طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔

احباب ان کی کامل شفایابی کے لئے دعا کریں

سانحۂ ارتحال: مکرم نعیم الدین بھٹی صاحب کی نانی جان بانی بیگم صاحبہ بیوہ الف دین صاحب آف چارکوٹ جموں کشمیر، مورخہ ۱۹ر فروری ۱۹۹۲ء کو میرا بھرٹ کا ضلع میر پور آزاد کشمیر میں وفات پاگئی ہیں ان کی نماز جنازہ و تدفین مقامی قبرستان میں ہوئی۔

احباب ان کی بلندئ درجات کے لئے دعا کریں۔

تبدیلیٔ نام: میں نے اپنے بیٹے بلال احمد (تاریخ پیدائش ۱۷ر ستمبر ۱۹۸۶ء) ولد تنویر احمد کا نام تبدیل کر کے سفیر احمد بلال رکھ لیا ہے۔ لہٰذا آئندہ اسے اسی نام سے پکارا اور لکھا جائے۔

تنویر احمد مکان نمبر ۴/۲۶ دار الیمن وسطی ربوہ۔

○ میں نے اپنے بیٹے وقار احمد کا نام تبدیل کر کے محبوب احمد رکھ لیا ہے۔ لہٰذا آئندہ اسے اسی نام سے پکارا اور لکھا جائے۔

مسعود احمد والد محبوب احمد محلہ دار الیمن ربوہ۔ تحصیل چنیوٹ ضلع جھنگ

بقیہ: صفحہ ۵ سے آگے

کبھی ہمیں کوئی نقصان نہیں پہنچایا۔ کم از کم اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ملکی خبریں

○ کوآپریٹو بحران کی تحقیقات پر مامور عدالتی کمیشن نے وزیر اعظم اور اتفاق گروپ اور وزیر داخلہ اور ان کے صنعتی اداروں کو بری الذمہ قرار دے دیا ہے۔

○ اسلامی جمہوری اتحاد کے وجود کو برقرار رکھنے یا ختم کرنے کے ضمن میں وزیر اعظم اور امیر جماعت اسلامی کے مابین مذاکرات کا دوسرا راؤنڈ بھی بے نتیجہ ثابت ہوا ہے۔ دونوں فریق اپنے اپنے مؤقف پر قائم ہیں۔ تاہم یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ آٹھ یوم کے اندر اندر اسلامی جمہوری اتحاد کا سربراہی اجلاس بلا کر آخری فیصلہ کر دیا جائے گا۔

○ جاگیرداری ختم کرنے کے مسئلے پر سینٹ میں ہنگامہ ہو گیا سینیٹرز نے ایک دوسرے کو گالیاں دیں اور بزرگوں کو بھی نہ بخشا گیا۔ سینٹ کی گذشتہ سات سالہ تاریخ میں پہلی مرتبہ سینٹ نے مچھلی بازار کا منظر پیش کیا۔

○ سینٹ میں منگل کے روز نواز شریف کے بارے میں بعض ریمارکس پر سخت تلخی پیدا ہو گئی۔ سینیٹر اقبال حیدر نے اپنی تقریر میں جو بات کہی اس پر سینیٹر محمود احمد منٹو نے سخت اعتراض کیا۔

○ امان اللہ خان سمیت کشمیری لیڈروں کو ہلاک کرنے کی بھارتی سازش پکڑی گئی۔ بھارتی ایجنٹ کے قبضے سے کشمیری لیڈروں کی تصاویر اور نقشے برآمد کر لئے گئے۔

○ وفاقی وزیر میر ہزار خان بجارانی نے کہا ہے کہ سندھ کی مخلوط حکومت قائم رہے گی صوبے میں گورنر راج کی ضرورت نہیں تمام معاملات آئین کے مطابق طے پا رہے ہیں۔

والدینِ وقفِ نو
کے لئے
خوشخبری
وقفِ نو سکول کی کتب پر ۲۰ فیصد رعایت حاصل کریں
رؤف کاپی ہاؤس اقصیٰ چوک ربوہ
فون ۔ پی۔ پی ۷۲۹

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے ولی خان کو خیر سگالی کا ایک خط بھجوایا ہے۔

مسٹر غلام مصطفےٰ جتوئی نے محترمہ بے نظیر کو پیشکش کی ہے کہ وہ اے این پی اور پی پی پی کے اختلافات دور کرنے کے لئے پشاور جانے کو تیار ہیں۔

○ سندھ کے بلدیاتی انتخابات میں پیپلز پارٹی اے این پی اور جماعت اسلامی اتحاد کریں گی۔

○ مسٹر غلام مصطفےٰ جتوئی صدر اور محترمہ بے نظیر بھٹو کے درمیان مصالحت کروا رہے ہیں۔

○ فیصل آباد میں ہڑتالی وکلاء نے سڑکوں پر مارچ کیا وہ خصوصی عدالت کے جج کو تبدیل کرنے کا مطالبہ کر رہے ہیں۔

○ فیصل آباد میں ڈاکوؤں کی فائرنگ سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔

○ انٹرنیشنل گیٹ ایکسچینج لاہور کی چھت گرنے سے لاہور کا پوری دنیا سے رابطہ منقطع ہو گیا۔

○ بلوچستان اسمبلی میں پارلیمانی تاریخ کا اپنی نوعیت کا پہلا واقعہ اس وقت پیش آیا جب حزب اختلاف کے ایک رکن کے غیر پارلیمانی الفاظ پر بلوچستان کے وزیر اعلیٰ تاج محمد جمالی کی قیادت میں کابینہ کے اکثر وزراء واک آؤٹ کر گئے۔ حزب اختلاف کے رکن کچکول علی نے کہا تھا کہ وزراء بکواس کرتے ہیں صوبائی اسمبلی مذاق بن کر رہ گئی ہے۔

○ باخبر ذرائع نے بتایا ہے کہ غلام مصطفےٰ جتوئی نے محترمہ بے نظیر بھٹو کو یقین دلایا ہے کہ آصف زرداری اور انکی پارٹی کے بعض دیگر لوگ ایک ہفتے میں رہا ہو جائیں گے۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو اور غلام مصطفےٰ جتوئی کے درمیان پیر کو ایک اور ملاقات ہوئی جس میں سندھ کی سیاسی صورتحال پر بات چیت کی گئی اور اتحاد کو وسعت دینے پر تبادلہ خیال ہوا۔

○ لاہور فیصل آباد سیکشن کو فروخت کرنے کے لئے ریلوے کو ۹ پیشکشیں موصول ہو گئی ہیں۔ زیادہ بولی دینے والے کو یہ سیکشن بیچ دیا جائے گا۔

○ محترمہ بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ سندھ کے وزیر اعلیٰ سید مظفر شاہ اب ایم کیو ایم کے ۲۸ ووٹوں کے رحم و کرم پر نہیں رہیں گے۔ جام صادق ایم کیو ایم سے بلیک میل ہوتے رہے ہیں۔ اب مظفر شاہ خود فیصلے کریں گے۔

غیر ملکی خبریں

○ وائٹ ہاؤس کے ایک ترجمان نے کہا ہے کہ وہ شمالی کوریا کے اس جہاز پر کڑی نظر رکھے ہوئے ہیں جو مشرق وسطیٰ کے لئے جدید ترین سکڈ میزائیل لے جا رہا ہے۔ لیکن ابھی تک اس بارے میں کوئی کارروائی نہیں کی گئی۔ تاہم اگر اس طیارے نے عراق کا رخ اختیار کیا تو اقوام متحدہ کی قراردادوں کے مطابق سخت کارروائی کی جائے گی۔

○ بھارت نے ایٹمی ہتھیاروں کے پھیلاؤ کے عالمی معاہدے پر دستخط کرنے سے ایک بار پھر انکار کر دیا ہے۔ بھارت نے پینٹاگون کی رپورٹ کے بعد امریکہ پر واضح کر دیا تھا کہ وہ پاکستان کی مجوزہ پانچ قومی کانفرنس میں بھی شریک ہونے پر تیار نہیں ہے۔

○ امریکی صدر بش کی انتظامیہ نے کہا ہے کہ پاکستان پر نجی کمپنیوں کی طرف سے اسلحہ خریدنے پر کوئی پابندی عائد نہیں کی جا سکتی۔

○ صدر بش اکتوبر میں عراق پر حملے کا حکم دے سکتے ہیں۔ امریکہ چاہتا ہے کہ عراق کے پاس بچ جانے والے ۸۰۰ میزائل بھی تباہ کر دیئے جائیں۔ امریکہ "آزاد کیوبا" پر بھی قدم رکھنا چاہتا ہے۔

○ عراق نے اپنی فوج میں چار لاکھ کمانڈوز کا اضافہ کر لیا ہے۔ امریکی فوج کے سربراہ جنرل کولن پاول نے صدر بش کو مشورہ دیا ہے اگر امریکہ صدام حسین کا خاتمہ چاہتا ہے تو اسے عراق پر بری طرح حملے کرنے ہوں گے۔ لیکن اس میں زبردست جانی و مالی نقصان کا خطرہ ہے۔

○ ایران نے امریکہ کو متنبہ کیا ہے کہ وہ ان بحری جہازوں کا راستہ روکنے سے باز رہے جن پر سکڈ میزائیل لدے ہوئے ہیں۔ ان کی مدد سے شام اسرائیل کو نشانہ بنا سکتا ہے۔

○ سابق سوویت یونین کے صدر مسٹر گوربا چوف نے خیال ظاہر کیا ہے کہ آزاد ریاستوں کی دولت مشترکہ ٹوٹ سکتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ معاشی و سماجی مسائل پر قابو نہ پایا گیا تو مختلف جمہوریاؤں میں آمرانہ حکومتیں قائم ہو جائیں گی۔

○ عروس البلاد بیروت کی رونقیں واپس لوٹ آئی ہیں۔ پندرہ سال جاری رہنے والی خانہ جنگی ختم ہونے کے بعد یہ تاریخی شہر اپنی عظمت رفتہ دوبارہ حاصل کرنے کے لئے کوشش کر رہا ہے۔

○ پاکستان تازقستان میں سفارت خانہ کھولنے والا پہلا ملک بن گیا ہے سیمنٹ کا کارخانہ قائم کرنے اور اشیائے صرف کی خریداری کے لئے تازقستان کو ۵۰ ملین ڈالر کی امداد بھی دے دی گئی ہے۔

تحریک جدید اور لجنات

۲۹ رمضان المبارک تک سو فیصد چندہ تحریک جدید ادا کرنے والے افراد کی فہرست خصوصی دعا کے لئے پیارے امام کی خدمت میں پیش کی جاتی ہے۔ امید ہے کہ لجنات اس طرف توجہ دے رہی ہونگی۔ اور زیادہ سے زیادہ افراد کو اس میں شامل کرنے کی کوشش کریں گی۔ خدا تعالیٰ آپ کا حامی و ناصر ہو۔

سیکرٹری تحریک جدید
لجنہ اماء اللہ۔ پاکستان

جرمن ہومیوپیتھک ادویات
مدرٹنکچرز۔ پوٹینسیاں اور بائیوکیمک کی تمام ادویات کے علاوہ
خالی شیشیاں، اور ہر قسم کی گولیاں بھی دستیاب ہیں۔ شوگر آف ملک اور پاکستانی ادویات بھی دستیاب ہیں
کیورٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو کمپنی) رجسٹرڈ ربوہ فون ۷۷۱، ۶۰۶